بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P. 67

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۰ — شمارہ ۱

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:۔ رشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۹ ذیقعدہ ۱۳۹۰ ہجری — ۷ صلح ۱۳۵۰ ہش — ۷ جنوری ۱۹۷۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق مورخہ یکم صلح کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

قادیان ۵ صلح۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت اور حضرت اقدس امیر المومنین کی زیارت کی سعادت پانے کے بعد قادیان اور جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے احباب کا قافلہ مورخہ ۲ صلح کو بوقت ۱۲ بجے شب بخیر و عافیت قادیان میں وارد ہوا۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کے لئے یہ نیک سفر مبارک کرے اور اس کی آسمانی برکات سے کما حقہٗ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

★ محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان مع جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ خیر و عافیت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ

مسلسل تین روز تک آسمانی برکتوں اور افضال و انعامات کی بارش برساتے ہوئے

ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کا ۷۹ واں للّٰہی جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوا

اندرونِ ملک کے کونہ کونہ اور شرق و غرب کے دور دراز ممالک سے تشریف لانے والے ایک لاکھ احباب کی شرکت

خالقِ کائنات کی معیّت اور اس کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نہایت درجہ تابندہ نشانوں کا ظہور

خلافتِ حقّہ کی برکاتِ خاصہ کے نتیجہ میں جلسہ کی بنیادی اغراض اور روحانی فوائد کی مہتم بالشّان اور معجزانہ تکمیل

(۱)

ربوہ:۔ ربوہ کی مقدس سرزمین میں خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی جماعتِ احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۹ واں للّٰہی جلسہ سالانہ جو ۲۶ دسمبر ۱۹۷۰ء کو دعاؤں، ذکرِ الٰہی، اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں شروع ہوا تھا مسلسل تین روز بے شمار برکتوں اور افضال و انعامات کی موسلا دھار بارش برسانے، ہزاروں ہزار وفا شعار و فداکار غلامانِ مسیحِ کامگار کی روحانی سیری کا سامان کرنے اور اسی طرح ان کے قلوب کی سرزمین کو سرسبز و شاداب بنانے کے بعد ۲۸ دسمبر کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوگیا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

امسال بھی وہ مہتم بالشان نشان جس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا تھا کہ یہ ایسا زبردست نشان ہے کہ کوئی اس کے ظہور کو روک نہیں سکتا (حوالہ کے لئے دیکھیں ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷) گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی بڑی شان اور آب و تاب سے ظاہر ہوا۔ وہ نشان جو جلسہ سالانہ کے موقع پر گزشتہ ۷۹ سال سے ظاہر ہوتا چلا آرہا ہے۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کے عظیم الشان وعدہ کا نشان ہے۔ اس کی رو سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی گئی تھی کہ صرف اندرونِ ملک کے دور و دراز علاقوں سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دور و دراز ممالک سے بھی لوگ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے کھنچے چلے آئیں گے اور اس کثرت سے کھنچے چلے آئیں گے، کہ جن راستوں سے آئیں گے وہ راستے آمد و رفت کی کثرت کی وجہ سے عمیق ہو جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ہی ایک اور بشارت بھی دی تھی۔ اور اس خدائی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ "اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ مہتم بالشّان نشان نہایت آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہو کر اللہ تعالیٰ کی معیّت اور اس کی غیر معمولی تائید و نصرت کو آشکار کرنے کا موجب بنا۔ جلسہ میں شمولیت کی غرض سے مشرقی اور مغربی پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دنیا دور و دراز ممالک سے بھی احمدی احباب (مرد عورتیں بچے) سینکڑوں اور ہزاروں میل کی مسافت طے کرنے اور بشاشتِ قلب کے ساتھ مالی بوجھ برداشت کرنے کے بعد اپنے روحانی مرکز یعنی ربوہ کی مقدس سرزمین میں آجمع ہوئے۔ وہ آئے اور دیوانہ وار آئے حتیٰ کہ جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی مجموعی تعداد تقریباً ایک لاکھ تک جا پہنچی۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے مغربی پاکستان کے کونہ کونہ سے تو ہر سال ہی احباب ہزاروں ہزار کی تعداد میں ربوہ تشریف لاتے ہیں۔ لیکن امسال مشرقی پاکستان سے بھی احباب پہلے کی نسبت خاصی بڑی تعداد میں تشریف لائے۔ وہاں سے امسال چالیس احباب ربوہ پہنچ کر جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ مشرقی پاکستان سے اتنی بڑی تعداد میں احباب پہلے کبھی نہ آئے تھے۔

بیرونی ممالک میں سے جن ممالک کے احباب تشریف لائے ان میں امریکہ، انگلستان، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، زمبیا، کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ، نائیجیریا، عدن، سعودی عرب

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۷ صلح ۱۳۵۰ ہجری شمسی

"اُٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیش"

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت کے دونوں مراکز میں سالانہ جلسے نہایت کامیابی اور کامرانی سے انعقاد پذیر ہوئے۔ ذوالعجائب خدا کا یہ ایک عجیب کرشمہ ہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی کے اذن اور اشارہ سے سال میں ایک بار مرکز سلسلہ میں علمی باتوں کو سننے اور محض اسی کی خاطر جمع ہونے کی تحریک فرمائی اور پھر ایسے اوقات مقرر فرمائے کہ ایک طرف کیلنڈر کا سال ختم ہو رہا ہوتا ہے، تو دوسری طرف چند روز بعد نئے سال کا آغاز۔ گزرنے والے سال کے اواخر میں احباب جماعت اپنے مرکز میں جمع ہو کر ایمانوں کو تازہ کرتے اور اپنی روحوں میں جلا پیدا کر لیتے ہیں۔ اس سے ان کی قوتِ عملیہ پہلے سے کہیں زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ یہ وہ شیریں پھل ہے جو مومن کے زندہ اور تازہ ایمان کا لازمی ثمرہ ہے کہ اسے ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کی طرف قدم بڑھانے کی توفیق ملتی چلی جائے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے بڑے ہی جامع الفاظ میں سورت شوریٰ کی حسبِ ذیل آیت کریمہ میں اس طرح بیان کیا ہے کہ:۔

وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا (آیت ۲۴)

جو شخص کوئی نیکی کا کام کرتا ہے ہم اس کی نیکی کو اس کے لئے اور زیادہ حسین بنا دیتے ہیں۔ مطلب یہ کہ مومن کے کسی نیک عمل کے بجا لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی برکت کے نتیجہ میں اس کے نیک اعمال میں ایک تسلسل پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلئے کہ جب بھی وہ ایک نیکی کرتا ہے تو الطافِ خداوندی کے نتیجہ میں اُسے وہ اور بھی حسین دکھائی دیتی ہے۔ تب اس سرور اور لذت کے نتیجہ میں ایک دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ پھر حسن کا جادو اس پر اثر کرتا ہے تب تیسری نیکی کرتا ہے۔ اس طرح ایک پکی نیکیوں کا ایسا چل پڑتا ہے کہ مومن کی ساری زندگی ایسے ہی نیک اعمال کی خوگر اور عادی بن جاتی ہے۔ اور اس روحانی لذت کے سبب اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

بہرحال یہ تو ایک اشارہ اور لطیف پیرایہ میں قرآنی بیان تھا۔ ایک دوسرے مقام میں سورت الم نشرح کی آخری آیات میں تو اس بات کو اور بھی اجلیٰ و صفیٰ رنگ میں پیش کیا گیا ہے فرماتا ہے:۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ

یعنی جب تو ایک کام سے فارغ ہو تو دوسرے مقصد کے حصول کے لئے کوشش میں لگ جا یعنی ایک چوٹی کے بعد دوسری، دوسری کے بعد تیسری کو سر کرتا جا۔ اور کسی ایک مقام پر اپنے قدم کو مت روک۔ بلکہ برابر ترقی کرتے جانا ہے۔ اس میں ایک مومن کے غیر متناہی سفر کی طرف اشارہ کر کے واضح کیا گیا ہے کہ مومن کی کوئی بھی ایسی منزل نہیں ہوتی جس پر جا کر اس کا سفر ختم ہو جائے۔ اس لئے کہ جب اس کا خدا غیر متناہی وسعتوں کا مالک ہے تو اس تک پہنچنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کسی ایک یا دو یا تین نقاط کو منزل بنا لینا درست نہیں۔ ایسے نقاط یا منازل پر پہنچ کر حرکتِ مستمرہ کا سکون سے بدل جانا جس طرح کلام اللہ کے منشاء کے منافی ہے اسی طرح ایک سچے مومن کی شان کے بھی شایان نہیں ہے۔

ابھی ہم جماعت کے سالانہ جلسوں اور ان کے بعد نئے سال کے آغاز کی بات کر رہے تھے آپ مذکورۃ الصدر دونوں مقامات کی آیاتِ کریمہ کا خلاصہ مطلب بھی سن چکے۔ اب دیکھئے ہمارے ہاں جلسہ سالانہ کے یہ مبارک ایام کیسے پُرلطف رنگ میں خدا تعالیٰ کے ان دونوں قسم کے افضال و برکات کے حاصل کر لینے کا باعث بن جاتے ہیں۔ پُرانے سال کے حسنِ اختتام اور نئے سال کے حسنِ آغاز کی ایک بڑی ہی دل گداز صورت قدرتی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔

مرکزِ سلسلہ کے سالانہ جلسوں کی مقررہ تاریخوں میں حاضری کے لئے دُور دراز کے احباب جماعت اپنے آرام و آسائش کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی گرہ سے روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اوقات کی قربانی کرتے ہیں۔ اور ہر قسم کی سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد مرکز میں پہنچتے ہیں اور یہ دن سال کے اختتام کے ایام ہوتے ہیں۔ مرکز میں آ کر ان برکات سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ صحبتِ صالحین میں کم و بیش ہفتہ بھر گذار [illegible] کے مواقع پاتے ہیں۔ پھر جن خوش قسمت افراد کو ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوتی ہے وہ اس مقدس وجود سے بالمشافہ مل کر اس نور اور برکت سے حصہ لے کر آتے ہیں جو اسی مبارک وجود سے مختص ہے اور اس وقت زندہ بشری وجودوں میں جس کا کوئی بھی ثانی نہیں۔ ساتھ کے ساتھ محبوب آقا کے رُوح پرور اور ایمان افروز کلماتِ طیّبات سُن کر اپنے ایمانوں میں جو تازگی اور جو پختگی پاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذات پر جو پختہ ایمان اور محکم یقین اس کے نتیجہ میں انہیں حاصل ہوتا ہے اور جو راسخ قدمی انہیں میسر آتی ہے، اس کی کیفیت بس وہی جانتے ہیں جن کو ذاتی تجربہ ہے۔ اور وہی محسوس کر سکتے ہیں جن کو اس کوچۂ یار میں قدم رکھنے کی سعادت حاصل ہوگئی۔ ناممکن ہے کہ اس کی حقیقی لذّت اور سرور کی کیفیت الفاظ میں بیان ہو سکے!!

ایمان و یقین کے اس تر و تازگی کے ماحول کے بعد ان پر نئے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ فرمائیے! کیا ہر مخلص احمدی کا ایسا نیا سال نئے اور سچے جوش اور ایسے حقیقی ولولوں کے ساتھ شروع نہ ہوگا جو اپنے ساتھ عمل کی بے پناہ قوت اور طاقت بھی رکھتا ہے!! خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کا ہر سال ہی ایسے حسین آغاز کا حامل ہوتا ہے اور آئندہ کے لئے ایسے ہی پُرجوش پروگرام جاری و ساری رکھنے کا عہد لیکر ختم ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ جماعتِ احمدیہ کی تدریجی ترقی اور پہلے سے بڑھ کر قوت و شوکت کا حصول اور خدا کی برکات اور فضلوں کا وارث بن جانا ہوتا ہے۔

بہرحال قادیان اور ربوہ میں سالانہ جلسے منعقد ہوئے اور خدا تعالیٰ نے احباب کو توفیق دی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ اگرچہ ہمارے ہاں کے مخصوص حالات کے سبب قادیان کے جلسہ کے شرکاء کی جو تعداد ہے اگرچہ وہ سینکڑوں نفوس ہی ہے۔ تاہم ہر سال بفضلہ تعالیٰ اس میں بھی بتدریج اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن ربوہ مبارکہ کے جلسہ میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت جلسہ کی ظاہری شان و شوکت اور روحانی انوار و برکات ایک مثالی رنگ میں نمایاں ہوتی ہیں۔ ایک لاکھ سے زائد نفوس کا بامقصد، پُرسکون اور پُروقار اجتماع۔ کم و بیش ایک ہفتہ تک بہت بڑی تعداد کے مکمل قیام و طعام کا جماعتی اہتمام کے تحت انتظام و انصرام کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے فضلوں کے کرشمے ہیں جو ان مبارک ایام میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی لئے تو حضرت امام عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ سے قبل کے ایک خطبۂ جمعہ میں (جو کسی وقت بعد میں شائع ہوگا) جلسہ سالانہ کو کئی معجزانہ کاموں کا مجموعہ قرار دیا۔ اور جو بھی اس کی تفصیلات و برکات پر غور کرے گا وہ ان معجزات کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا!!

روحانی جماعتوں کی تدریجی ترقی کو قرآن کریم میں ان کی صداقت اور من جانب اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل قرار دیا گیا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ خدا کے فضل و کرم کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کو ایسی ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ جس کا ایک واضح ثبوت ہمارے یہ سالانہ جلسے بھی ہیں جن میں شامل ہونے والوں کی تعداد ہمیشہ ہی پہلے کی نسبت زیادہ رہی ہے۔ گویا یہ ایک ایسا معیار ہے جس پر ہر شخص ہی اپنے طور پر جماعت کی صداقت کو واضح رنگ میں پرکھ سکتا ہے۔ اور زیادہ لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں رہتی ——!!

پس مبارک ہیں وہ احباب جنہوں نے ان جلسوں میں شمولیت کی اور یقیناً انہوں نے جلسہ کی برکات سے براہ راست حصّہ پایا مگر حدیثِ نبوی کے مطابق وہ مخلصین بھی یقینی طور پر اُن سب برکات کے حصّہ دار ہیں جو اپنے بجا عذر کی بناء پر مرکزِ سلسلہ میں بذاتِ خود حاضر ہونے سے قاصر رہے۔ اس کے باوجود اُن کے مضطرب دل خدا کے حضور ان کی حاضری پر زندہ گواہ رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی رحمتوں اور فضلوں سے ضرور حصّہ دے گا۔ ایسے دل ہر ملک میں موجود ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ ان کے موانع کو دُور کرے۔ اُن کے سفروں کو آسان کر دے۔ ان کی مشکلات حل ہو جائیں۔ تا وہ بھی اپنی دلی مراد کو پا کر جماعتِ احمدیہ کے مقدس مراکز میں حاضر ہو سکیں۔

اگرچہ ان جلسوں میں بذاتِ خود حاضر نہ ہو سکنے والے تصوّر کے آئینہ میں وہ سب کچھ دیکھ رہے ہوں گے جو کچھ ان کی اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والوں نے ہر دو مراکز میں دیکھا ہے۔ اور وہ بھی سُن رہے ہوں گے جو کچھ ظاہری کانوں سے سُننے والوں نے یہاں پہنچ کر سُنا جیسا کہ اُن سینکڑوں تاروں، پیغامات اور خطوط سے واضح ہوتا ہے جو دو مراکز میں موصول ہوتے رہے۔ اور امام عالی مقام کی خدمت میں پہنچتے رہے —

اس عالمِ تصوّر کے ساتھ ساتھ طبعاً یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ ہم اپنے محبوب کی باتیں زیادہ تفصیل کے ساتھ سُنیں۔ اس کی باتیں پڑھیں۔ اسی غرض سے بدر کی گزشتہ اشاعت میں قادیان کے جلسے کی مفصل روئداد شائع کی جا چکی ہے۔ اور اب آئندہ چند اشاعتوں میں بتوفیقِ الٰہی ربوہ کے جلسہ کی ممکن حد تک تفصیلات احباب کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔ تا اُن احباب کی تشنگی کا کچھ مداوا ہو جائے، جو اپنی گوناگوں مجبوریوں اور حالات کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق ہی انسان کے دل میں حقیقی معنوں میں ایمان باللہ پیدا کر سکتا ہے

جماعت احمدیہ میں ہزاروں لاکھوں افراد ایسے موجود ہیں جنہوں نے یہ تعلق پیدا کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور تجلیات کے زندہ گواہ ہیں

یہ وہ نعمت ہے جس کی قدر و قیمت کا کوئی اندازہ نہیں۔ اس کی قدر کرو اور کوشش کرو کہ تمہاری آئندہ نسلیں بھی اسے حاصل کریں

مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

مورخہ ۲۱ ماہ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء بعد نماز مغرب مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس مسجد مبارک ربوہ میں زیر صدارت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے "اولیائے امت کے الہامات" اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے "اسلام میں جماعت کے بڑے اصول: ہدایات" اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے "جمع حدیث کے لئے محدثین کی کاوشیں" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ ازاں بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سامعین سے خطاب فرمایا۔ حضور کے بصیرت افروز خطاب کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

حضور نے فرمایا:

دنیا میں اللہ تعالیٰ کے متعلق انسان نے تین نظریے قائم کئے ہیں۔ ایک نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے ہی نہیں۔ ایسی ہستی جو قادر مطلق ہو، متصرف بالارادہ ہو اور

تمام طاقتوں کا منبع اور سرچشمہ

ہو ایسی کوئی ہستی نہیں۔ یہ سب کچھ اتفاقات ہیں جو ہمیں نظر آ رہے ہیں۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ خالق عالمین تو ہے لیکن وہ رب العالمین نہیں ہے۔ اس معنی میں کہ وہ بعض ضرورتوں کو تو پورا کرتا ہے اور بعض ضرورتوں کو وہ پورا نہیں کرتا۔ وہ پرسنل (Personal God) اللہ پر یقین نہیں رکھتے۔ اس زمانہ میں بہت دیولوں نے یہ چکر بہت چلایا ہے کہ Personal God پرسنل گاڈ کوئی نہیں ہے۔ یعنی انسان سے ذاتی تعلق رکھنے والا خدا نہیں ہے۔ یہ دہریت کی ہی ایک قسم ہے۔

تیسرا نظریہ جو اسلام کا نظریہ ہے۔ اسلام کی تعلیم بھی ہے اور اسلام پر عمل کرنے والوں کا مشاہدہ بھی ہے وہ یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ اپنی تمام قادرانہ صفات

کے ساتھ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں موجود ہے اور اپنے محبوب اور پاک اور نیک بندوں سے زندہ اور سچا اور حقیقی اور ذاتی تعلق پیدا کرتا ہے اور اس طرح ان پر بڑا فضل کرنے والا ہے اور حقیقتاً یہی مشاہدہ ہی ہے جو ایمان باللہ انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت کو شدت سے اس رنگ میں پیدا کرتا ہے کہ اگر ساری دنیا اس شخص کا قیمہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے تب بھی وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو چھوڑ نہیں سکتا۔ تمام انبیاء کی بعثت کی یہی غرض تھی اور انہوں نے اپنے زمانہ کے حالات اور غیر ترقی یافتہ انسانی روح کی تشنگی کو دور کرنے کے لئے اس کے مطابق زندہ خدا سے تعلق پیدا کر لیا۔ پھر انسان نے ترقی کی اور اس کے روحانی اور اخلاقی قوٰی اپنے کمال تک (بحیثیت نوع انسانی) پہنچ گئے۔ اب بھی انسان انسان کا ظرف مختلف ہے۔ استعدادیں جو ہیں وہ کسی کی کم ہیں اور کسی کی زیادہ ہیں۔ لیکن بحیثیت نوع انسان کے،

روحانی اور اخلاقی کمال

جو تھے وہ اپنی انتہا کو پہنچ گئے۔ اور اس کے نتیجہ میں ان میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے رب کی طرف توجہ کی ان کو اللہ تعالیٰ کی انتہائی محبت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل ہوئی۔ اور یہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا زخار سمندر ہے کہ جس کے قطروں کو گننا انسانی طاقت میں نہیں ہے۔ ہر صدی میں اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والے امت محمدیہ میں پیدا ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کا پیار ان پیاروں کو حاصل ہوتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند عظیم کی حیثیت میں ہم میں مبعوث ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے آپ پر

ایمان لانے کی توفیق

پائی اور آپ کو ہم نے شناخت کیا۔ وہ زندگی بخش پانی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کر کے ہمیں دیا۔ اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ میں اس ملک میں بھی اور دنیا کے سب دوسرے ملکوں میں بھی لاکھوں انسان ایسے پیدا ہوئے جن کا ذاتی تعلق (محبت ذاتیہ کے نتیجہ میں) اللہ تعالیٰ سے پیدا ہوا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو ایسے شناخت کرتے ہیں جس طرح اپنے ماں باپ کو یا اپنی اولاد کو شناخت کرنے والے ہیں۔ جس طرح دن کے وقت سورج کا علم حاصل ہوتا ہے اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے اسی طرح یہ لوگ

اپنے رب کو پہچانتے ہیں

اور دنیا کے سارے فلسفی ان کے دماغوں کو یہ جھٹکا نہیں دے سکتے کہ وہ اپنے رب کو بھول جائیں یا اس سے اپنے تعلق کو قطع کر لیں اس کی دوری میں لذت حاصل کریں۔ وہ تو اپنے رب سے دوری کو موت سمجھتے ہیں۔ ان میں یورپ کے باشندے بھی ہیں۔ ان میں افریقہ کے بسنے والے بھی ہیں۔ امریکہ میں رہائش رکھنے والے بھی ہیں۔ جزائر کے رہنے والے بھی ہیں وغیرہ وغیرہ ہر جگہ احمدیت پہنچی اور ہر جگہ خدا تعالیٰ کی محبوب جماعتیں پیدا ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے رب کی قدرتوں کے جلوے اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کئے وہ

اس یقین پر قائم

ہیں کہ اللہ تعالیٰ (ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں) اپنے فضل سے اپنے ان بندوں کے ساتھ جو پاک اور مطہر ہونا چاہتے ہیں، خلوص نیت رکھتے ہیں، اور ان میں ایثار کا جذبہ پایا جاتا ہے اور اعمال صالحہ بجا لانے والے ہیں، ذاتی تعلق پیدا کرتا ہے۔ اور یہ مشاہدہ ہے جس کے نتیجہ میں یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ Personal God پرسنل گاڈ ہے۔ یعنی ایک ایسا قادر و توانا خدا ہے، جو اپنے بندہ کے ساتھ ذاتی تعلق رکھنے والا ہے۔ اور ایک خیالی یا وہمی خدا نہیں جس کے متعلق دنیا یہ سمجھے کہ وہ ہے تو سہی لیکن اپنے بندوں سے تعلق نہیں رکھتا۔ دراصل یہ گندہ انسانی شیطان نے اس دور کے انسان کے دماغ میں ڈالا کہ انبیاء آتے رہے اور ان کی امتیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتی رہیں۔ اس کے بعد وہ تعلق ٹوٹ گیا۔ بعد کی نسلوں نے وہ قربانیاں نہیں دیں۔ وہ اخلاص کے نمونے نہیں دکھائے۔ وہ اعمال صالحہ بجا نہیں لائے جو

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے

تھے۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کا خدا سے قطع تعلق ہو گیا۔ اس قطع تعلق کی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ خدا کوئی نہیں ہے۔ پرسنل گاڈ کا تو پرسنل مشاہدہ سے ہی پتہ لگتا ہے اور اگر دنیا میں کوئی ایسی قوم ہو کہ جسے یہ مشاہدہ ہو کہ زندہ خدا، طاقتوں والا خدا، قادر و توانا خدا اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ ان کے ساتھ وہ زندہ اور مضبوط تعلق قائم کرتا ہے تو وہی اس کے مشاہدہ کے نتیجہ میں کہہ سکتی ہے کہ ایسا خدا موجود ہے جس کی صفات حسنہ ہیں۔ کوئی برائی اس کے اندر نہیں ہے۔ کوئی کمزوری اس کے اندر نہیں ہے کوئی نقص اس کے اندر نہیں ہے۔ ہر طاقت کا وہ مالک، ہر قدرت کا وہ منبع اور سرچشمہ ہے

وہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے

اور یہ ہمارے مشاہدہ کی بات ہے۔ یہ مثبت دلیل ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایسا خدا کوئی نہیں، دراصل وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمیں ایسے خدا کا مشاہدہ نہیں۔ "ہمیں ایسے خدا کا مشاہدہ نہیں" کا نتیجہ یہ تو نکلتا ہے کہ تم بڑے بدبخت اور بد قسمت انسان ہو مگر

یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اللہ تعالےٰ موجود نہیں ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں ایک عظیم معجزہ ہے ایسے اولیاء کا

اللہ تعالےٰ کے محبوب بندوں کا

جن کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے ذاتی تعلق قائم کیا اور چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی ان کی رہنمائی کی اور ان کو بتا دیا کہ یہ چھوٹی یا بڑی چیز جو ہے وہ تمہارے لئے بڑی ہے۔ خدا کی طرف جھکو اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

یہی حکمت تھی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جوتے کے تسمہ کی ضرورت ہو تو یہ خیال نہ کرنا کہ ہم اپنی طاقت سے اسے حاصل کر لیں گے۔ یہ بھی اپنے رب سے مانگو۔ کیونکہ تم میں اتنی طاقت بھی نہیں اپنے جوتے کا تسمہ اپنی طاقت سے حاصل کر لو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات ہمارے سامنے آئے کہ چند روپے آئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ چند روپے ہی ہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے پیار کے اظہار کے لئے وقت سے پہلے ہی بتا دیا۔ تسلی دینے کے لئے کہا۔ اسی طرح کہا کہ تمہارا بچہ ہے وہ اس طرح گرے گا کہ خون نکل آئے گا اور اس کے معاً بعد یہ واقع ہو گیا۔ ایک طرف بعض لوگ کہیں یہ کہیں گے کہ یہ چھوٹی بات ہے۔ لیکن جہاں تک طاقت یا عدم طاقت کا سوال ہے یہ چھوٹی بات نہیں جوتے کے تسمے کے لئے اللہ کا احتیاج ہے تو چند روپے کے لئے بھی اللہ تعالےٰ کی احتیاج ہے۔ اور تسلی پانے کے لئے اس کے پیار کی

اس کی بشارت کی ضرورت ہے

اور دوسری طرف یہ کہنا کہ دنیا میں اپنی جماعت کو ریت کے ذروں کی طرح دیکھتا ہوں۔ دنیوی حالات کے لحاظ سے آپ نے یہ ایک انہونی بات کہہ دی اور پھر کہہ دیا کہ سارے بنی نوع انسان جماعت کی مقبولیت قربانیوں کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جمع ہو جائیں گے۔ اور اس عالمگیر اجتماع عظیم میں چند چوہڑے چمار بھی ہوں گے۔ وہ کام کر رہے ہوں گے۔ وہ صفائی کر رہے ہوں گے۔ ان کی بھی ضرورت ہے۔ باقی سارے مسلمان ہو جائیں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہو جائیں گے۔ پیار کرنے والے بن جائیں گے۔ یہ اتنی بڑی خبر دے دی اور اس کے ساتھ

اتنی بڑی ذمہ داری

ہم پر ڈال دی اور ساتھ ساتھ خبریں پوری ہو رہیں کوئی دو منٹ کے بعد پوری ہو گئی اور کوئی تاریخ مقررہ کے معاً بعد پوری ہو گئی۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ فلاں تاریخ سے پہلے مالی ضرورتیں پوری نہیں ہوں گی۔ اس کے بعد پوری ہوں گی پھر ایک سیلاب آ گیا مالی امدادوں کا۔ ان چیزوں نے جماعت احمدیہ اور آپؑ کے ماننے والوں کے دلوں میں کہ وہ خبریں جن کو دنیا غیر ممکن سمجھے گی۔ یہی قادر و توانا خدا پوری کر دے گا۔ پھر جماعت احمدیہ میں ہزاروں لاکھوں انسان ایسے ہیں جنہوں نے ذاتی مشاہدہ کیا ہے کہ

اپنے بندوں سے پیار کرنے والا خدا موجود ہے

اور اس دلیل کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ایک ایک عورت کو ایک ایک رات میں تین تین بشارتیں مل جاتی ہیں۔ اور ایسی عورت کے پاس اگر ساری دنیا کے فلسفی اکٹھے ہو کر آ جائیں اور کہیں کہ ایسا خدا کوئی موجود نہیں ہے جو ذاتی تعلق پیدا کرنے والا ہو تو اس کے دل میں رحم آ جائے گا۔ اس کے چہرے کی کیفیت یہ کہہ رہی ہو گی کہ تم دنیا کے سارے احمق اکٹھے ہو کر کیوں آ گئے۔ میں نے تو اپنے رب کی حسین طاقتوں کا پیارا جلوہ اپنی زندگی میں دیکھا ہے اور ایک ایک رات میں اس نے تین تین بشارتیں دی ہیں۔ اور ایسے ذاتی مشاہدہ کے بعد غلط قسم کے دلائل اور فلسفیانہ منصوبے کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ نہیں یا جو یہ کہتا ہے کہ خدا موجود تو ہے لیکن اس کا ایک زندہ تعلق اپنے بندے سے نہیں وہ صرف یہ اعلان کرتا ہے کہ میرا ذاتی مشاہدہ نہیں۔ وہ بد قسمت ہے۔ وہ محروم ہے۔ وہ قابل رحم ہے۔ اس کو ہمیں اس طرف لانا چاہیئے لیکن ان کروڑوں انسانوں کی شہادت ان کے زمانہ کے لاکھوں کروڑوں آدمیوں نے

دی۔ یہ بتاتی ہے کہ ایک زندہ خدا ساری طاقتیں رکھنے والا خدا قدرتوں کا مالک متصرف بالارادہ اللہ ہے جو انسان سے ذاتی تعلق رکھتا ہے۔ ہم انگریزی پرسنل گاڈ کہتے ہیں۔ جو انسان سے ذاتی تعلق رکھتا ہے یعنی ایسا خدا جو ہر Person "شخص" سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے پیار کا تعلق محبت کا تعلق اپنے بندہ سے ہوتا ہے۔ الہامات اور وحی اور کشوف اور رؤیا کا دروازہ خدا تعالیٰ نے اس لئے کھلا رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ بعض دفعہ کنجری کو بھی الہام کرتا ہے تاکہ اسے یہ معلوم ہو کہ قادر و توانا خدا ہے اس کے قہر سے کنجی کو بچنا چاہیئے اسے سچی خواب آ جاتی ہے۔ عیسائیوں کو امشرکوں اور دیگر مذاہب والوں کو بھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں تاکہ ان کا یہ عذر نہ رہے کہ ہم کو پتہ ہی نہ تھا ورنہ اے ہمارے رب ہم تیری طرف رجوع کر لیتے۔ ان کے اندر اکادکا مثال آ جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہاں اکا دکا کا سوال نہیں بلکہ

مجموعی طور پر ہر سال میں ہزاروں لاکھوں مشاہدات

زندہ خدا سے زندہ تعلق

کے جماعت دیکھ رہی ہے۔ اس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ اس بے بہا موتی کو جس کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں اسے چھوڑ نہیں دینا چاہیئے زندہ خدا کی قدرتوں کا زندہ مشاہدہ ہی تو ہے جس کی اصل قدر و قیمت ہے۔ باقی چیزیں ایک دھیلے کی قیمت نہیں رکھتیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق ادا کرے کہ ہم اس کی قیمت کو پہچانیں۔ اس کی قدر کو پہچانیں اور خدا کرے کہ ہماری اگلی نسل جس نے آہستہ آہستہ ہماری جگہ لینی ہے وہ بھی محض فلسفی بن کر نہ رہ جائے نہ بلکہ ان کے اندر بھی ریڑھ کی ہڈی کی طرح ایک بڑی مضبوط جماعت اور گروہ ایسا رہے جو اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق رکھنے والے ہوں اس وقت تک کہ خدا کا وہ وعدہ پورا ہو جائے کہ تمام بنی نوع انسان جماعت احمدیہ کی مقبول قربانیوں کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں آپ کے اور قرآن کریم کے گرد گھومنے والے ہوں گے۔

اب ہم دعا کر لیتے ہیں اس دعا میں بھی اپنے لئے ملک کے لئے خاص طور پر دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ

ہر قسم کے فتنے سے ملک کو بچائے رکھے

اور ہمارے شہریوں کو اپنے تمام اختلافات کے باوجود ایک دوسرے سے محبت اور پیار کرنے کی توفیق عطا کرے

(اللّٰھم آمین)

اس کے بعد حضور اقدس نے حاضرین سمیت لمبی دعا کی اور اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

درخواست ہائے دعا

• ——— مکرمہ اہلیہ صاحبہ میر عبد الجلیل صاحب مرحوم آف شموگہ نے اطلاع دی ہے کہ انکی بسر کاس گھر سے سورب جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے کافی نقصان ہوا کاروبار میں بھی نقصان ہو رہا ہے۔ احباب جماعت ان کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں :- ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

• ——— مکرم حبیب اللہ صاحب اکبر پوری کی اہلیہ صاحبہ بعض امراض میں مبتلا ہیں احباب جماعت ان کی اہلیہ محترمہ کی شفایابی کے لئے ان کے کاروبار میں ترقی کے لئے دعا فرمائیں

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

• ——— مکرم برادرم محمد یوسف شیخ آف شورت کشمیر امسال ہائی سیکنڈری کے ایکسٹو سٹنٹ (Extension) امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست

• ——— مکرم غلام نبی صاحب پڈر صدر جماعت احمدیہ کنی پورہ کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نہایت ہی نیک بااخلاق اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ تمام بزرگان سلسلہ سے ان کی بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار عبد الرشید متعلم مدرسہ احمدیہ

• ——— مکرم وزیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول دھری ارلیوٹ اور مکرم محمد یعقوب صاحب برانچ پورٹ ماسٹر دھری ارلیوٹ نے نشر و اشاعت میں علی الترتیب دس روپیہ اور پانچ روپیہ جمع کراتے ہوئے دینی و دنیاوی ترقیات کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

خاکسار :- سیکریٹری مال جماعت احمدیہ چار کوٹ

• ——— میری نواسی سخت علیل ہے۔ جملہ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں عزیزہ کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد الرزاق جنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر

• ——— خاکسار ایک ماہ قبل اچانک علیل ہو گیا تھا اب صحت ہے لیکن دن بدن کمزوری ہوتی جا رہی ہے۔ اور آنکھوں کی بینائی میں فرق واقع ہو رہا ہے۔ نیز خاکسار کثیر العیال ہونے کی وجہ سے [illegible] احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے آمین

[illegible] چیندھ پور

جلسہ سالانہ ربوہ کے ڈیڑھ (۱۵۰۰) ہزار کارکنان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اہم خطاب

ربوہ ۲۳ رفتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ۲۲ رماہ فتح کو سوا چار بجے شام جلسہ سالانہ کے دفتر میں تشریف لا کر مختلف شعبہ جات کے ناظمین کو شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر جلسہ کے ڈیڑھ ہزار کارکنان کو جو ایک خاص نظام کے ماتحت صف بستہ ایستادہ تھے ایک نہایت اہم خطاب سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ہمارا جلسہ سالانہ بھی ایک بے مثال جلسہ ہے۔ دنیا میں کہیں بھی اس قسم کا جلسہ منعقد نہیں ہوتا۔ اور نہ اس قسم کا اجتماع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ذریعہ اس حسین اور بابرکت اجتماع کی بنیاد رکھی اور وہ محض اپنے فضل سے بے شمار اور بے حساب فضل، رحمت، نعمت اور برکت جلسہ کے ایام میں بھی بظاہر اس بے سہارا جماعت پر کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اُن عظیم الشان فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث بننے کے لئے جو اُس نے اِس جلسہ کے ساتھ وابستہ کی ہیں ضروری ہے کہ ہم دعا کو اُس کے کمال تک پہنچائیں۔ اور اسی طرح تدبیر کو بھی اس کے کمال تک پہنچائیں۔ دُعا اور تدبیر دونوں کو ان کے کمال تک پہنچا کر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت اور برکت کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اِس وقت تک جو بہت سی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کی رُو سے بعض اغیار نے ہمیں یہ چیلنج دیا ہے کہ وہ مختلف طریقوں سے جلسہ کو ناکام بنانے کی کوشش کریں گے۔ ہرچند کہ یہ اطلاعات افواہوں کی شکل میں ہم تک پہنچی ہیں۔ لیکن پہنچی بہت کثرت سے ہیں۔ اُن کے ارادے یہاں تک ہیں کہ جلسہ کے موقع پر بچوں کو اغوا کیا جائے۔ کھانے وغیرہ میں گڑبڑ کی جائے۔ اور جلسہ کے موقع پر چلنے والی سپیشل گاڑیوں میں بہت سے لوگوں کو بلاٹکٹ سوار کرا کے اور انہیں احمدی ظاہر کر کے جماعت کو بدنام کیا جائے۔ اس لئے ہر باغیرت اور اللہ تعالےٰ پر کامل توکل اور کامل بھروسہ رکھنے والے احمدی کا یہ فرض ہے کہ اِس چیلنج کو قبول کرے اور جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے۔ اس سلسلہ میں مَیں احبابِ جماعت کو بعض نصیحتیں کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ بعض دوست اپنے فرض کی ادائیگی میں پہلے کبھی غفلت بھی کر جاتے تھے۔ ایسے دوست جو غفلت برتنے یا سُستی دکھانے کے عادی ہوں، اِس مرتبہ وہ بھی پُوری طرح چُست اور مستعد ہو جائیں۔ غفلت اور سُستی کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دیں۔ اور پوری فرض شناسی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی ادا کرنے میں مصروف رہیں۔

دُوسری بات یہ ہے کہ احباب پوری طرح چوکس اور بیدار ہو کر اپنے مفوضہ فرائض کو ادا کریں۔ ربوہ کا ماحول امن، اور صلح و آشتی کا ماحول ہے۔ اوّل تو ہر ایک کو اپنے بچوں کی خاص حفاظت کرنی چاہیئے۔ دوسرے بے پرواہی سے آنکھیں بند نہیں رکھنی چاہئیں۔ بلکہ پُوری طرح بیدار رہ کر اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اگر کسی شخص پر شبہ ہو کہ اس کے ساتھ جو بچہ ہے وہ اس کا نہیں ہے اُس کو اُس وقت تک نہیں جانے دینا چاہیئے جب تک کہ یہ تسلّی نہ ہو جائے کہ فی الواقع وہ اُسی کا بچہ ہے۔

اِسی طرح چوکس اور بیدار رہ کر کھانے کی حفاظت کرنی ہوگی۔ لنگرخانوں سے کھانا لیتے وقت بھی، گھروں یا قیام گاہوں تک کھانا لے جاتے وقت بھی، اور پھر مہمانوں کو کھانا کھلاتے وقت بھی اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کوئی شرارتی شخص کھانے میں کوئی ایسی چیز نہ ڈال دے جو صحت کے لئے کھانے کو مضر بنا دے۔ جیسے مٹی اور کنکر وغیرہ۔ مٹی اور کنکر تو جانوروں کی غذا ہے۔ مثال کے طور پر سانپ مٹی کھاتا ہے۔ اور بھٹ تیتر کنکر بھی چُگ جاتا ہے۔ ہمارے ربّ کریم نے جو چیز ہمارے لئے نہیں بنائی ہم غیر کو یہ موقع نہیں دیں گے کہ وہ ایسی چیز ہمیں کھلائے۔

اِسی طرح ہو سکتا ہے کہ کسی اور نوع کی کوئی شرارت کی جائے لیکن اگر آپ چوکس اور بیدار ہوں گے تو اللہ تعالےٰ فضل کرے گا۔ اور کسی کو شرارت کرنے کی جرأت نہیں ہوگی، اور اگر کوئی شرارت کرے گا تو خدا تعالےٰ کے فضل کے نتیجہ میں وہ ناکام رہے گا۔ بہر حال جہاں ہم نے دُعا کے ساتھ فضل کو جذب کرنا ہے، اور سوائے اپنے خدا کے کسی پر بھروسہ نہیں کرنا وہاں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم تدبیر کو بھی کمال تک پہنچائیں۔

پھر جو دوست باہر سے تشریف لا رہے ہیں سفر کے دوران وہ بھی چوکس رہیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ جس گاڑی میں وہ سفر کر رہے ہیں اس میں ایسے لوگ سوار نہ ہوں جن کے پاس ٹکٹ نہ ہو۔ دُنیا کو جان لینا چاہیئے کہ احمدی بغیر ٹکٹ کے سفر نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی شخص بغیر ٹکٹ کے سفر کرتا ہے تو وہ ہرگز احمدی نہیں ہے۔ سفر کے دوران اس امر کا انتظام ہونا چاہیئے کہ بعض دوست یہ تسلّی کرتے رہیں کہ گاڑی میں کوئی مسافر بلا ٹکٹ نہیں ہے۔ تا کہ قبل اس کے کہ ریلوے کا عملہ آ کر بلا ٹکٹ سفر کرنے والے کو پکڑے ایسے شرارتی آدمی کو ریلوے کے مقررہ افسر کے حوالے کر دیا جائے۔

یہ سب احتیاطیں ہیں جو اس لئے اختیار کرنی چاہئیں کہ ہمارے خدا نے کہا ہے کہ جو استعدادیں مَیں نے تمہیں دی ہیں ان سے کام لے کر تدبیر کرو ورنہ تم ناشکرے بن جاؤ گے۔ لیکن یہ امر فراموش نہ ہونے پائے کہ ہم نے ہر ممکن تدبیر کر کے ان تدابیر پہ بھروسہ نہیں کرنا بلکہ عاجزانہ راہیں اختیار کر کے اس کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ پس دعاؤں کے ساتھ فضلِ الٰہی کو جذب کریں۔ تدبیر کرنے کے ساتھ ساتھ پوری عاجزانہ اور انکسار کے ساتھ اپنے رب کے حضور عرض کریں کہ اے ہمارے رب تیرا حکم تھا اس لئے ہم نے تدبیر کی ہے۔ اِس تدبیر میں جو کمی رہ گئی ہے اسے اپنے فضل سے تُو خود پورا کر دے۔ اور ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب فرما۔ جلسہ پر جو دوست آ رہے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان کی حیثیت سے آ رہے ہیں تو ہمیں ان کی خدمت بجا لانے کی توفیق دے۔ انہیں بھی اور ہمیں بھی ہر شر اور شرارت سے محفوظ رکھ۔ ہمیں ہماری کسی غفلت یا سُستی کی وجہ سے کسی ابتلاء یا امتحان میں سے نہ گزرنا پڑے۔

اِس خطاب کے اختتام پر حضور نے پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی جس میں جلسہ سالانہ کے جملہ ناظمین، منتظمین اور معاونین شریک ہوئے۔

جلسہ کے کاموں کا نہایت وسیع بنیادوں پر آغاز

دعا سے فارغ ہونے کے بعد کارکنان تو اپنی اپنی جگہ کھڑے رہے اور حضور افسر جلسہ سالانہ، نائب افسرانِ جلسہ نیز جملہ انتظامی شعبوں کے ناظمین کی معیت میں افسر صاحب جلسہ سالانہ کے دفتر کے اندر تشریف لے گئے۔ اور وہاں کچھ وقت تشریف فرما رہ کر مختلف انتظامی امور کے متعلق ناظمین سے تبادلۂ خیالات فرمایا۔ اور انہیں ان کے مفوضہ فرائض کی ادائیگی سے متعلق زرّیں ہدایات سے نوازا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے تشریف لے جانے کے فوراً بعد جملہ کارکنان اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر جا حاضر ہوئے۔ اور اس طرح ہر شعبہ میں پورے جذبہ و جوش کے ساتھ انتہائی وسیع بنیادوں پر جلسہ کا کام شروع ہو گیا۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں بعض خصوصی انتظامات

ربوہ ۲۱ر فتح ۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس بشارت کے مطابق جو گزشتہ ۷۹ سال سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سالی بہ سال بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی چلی آرہی ہے شمعِ احمدیت کے سینکڑوں اور ہزاروں پروانے مرکزِ سلسلہ سے محبت اور عقیدت کی بناء پر جلسہ کی مقررہ تاریخوں ۲۶ ـ ۲۷ ـ ۲۸ دسمبر سے چند روز قبل ہی جوق درجوق آنے شروع ہو جاتے ہیں ۔ مہمانانِ کرام کی مسلسل تشریف آوری کی وجہ سے مرکزِ سلسلہ کی رونق اور چہل پہل میں لحظہ بہ لحظہ اضافہ ہونے لگتا ہے ۔ ادھر افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں مہمانانِ کرام کے قیام وطعام وغیرہ کے ضروری انتظامات بھی تسلّی بخش طور پر پایۂ تکمیل کو پہنچا دیئے جاتے ہیں ۔ دار الھجرۃ میں ایک لاکھ سے زائد مہمانوں کے ہفتہ بھر کے لئے قیام وطعام کے لئے جو وسیع پیمانے پر انتظامات ہر سال کئے جاتے ہیں ان سے احباب ذاتی طور پر واقف و آگاہ ہیں ۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں ۔ البتہ ایسے خصوصی انتظامات جو حال ہی میں جلسہ کی غیر معمولی وسعت اور مہمانانِ کرام کی بفضلہ تعالیٰ کثرتِ تعداد کے پیشِ نظر کئے گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی ، صرف ایسے ہی چند انتظامات کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے ۔

روٹیاں پکانے والی مشین

مورخہ ۲۴ر دسمبر کو محترم جناب سیّد داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے اس سلسلہ میں روشنی ڈالتے ہوئے جملہ انتظامات کے متعلق تسلّی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ سابق سال بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں انتظامات کو زیادہ بہتر بنانے کے سلسلہ میں بعض نئے انتظامات کئے گئے ہیں ۔ آپ نے بتایا کہ گزشتہ سال تجربہ کے طور پر روٹیاں پکانے کی جو ایک مشین تیار کروائی گئی تھی ۔ امسال اس مشین میں مزید اصلاح کرنے اور اس کی کارکردگی کو زیادہ بہتر اور تسلّی بخش بنانے کے بعد جنرل الیکٹرک اپلائنسز کمپنی کراچی سے اُس جیسی دس مشینیں تیار کروائی گئی ہیں مشینوں کی تیاری کا کام امسال جون کے مہینے میں شروع کیا گیا تھا ۔ یہ مشینیں جلسہ سے کافی عرصہ پہلے ربوہ پہنچ گئی تھیں ۔ انہیں دار الرحمت کے نگر خانہ میں (جو لنگر خانہ نمبر ۲ کہلاتا ہے) لگایا گیا ہے ۔ چنانچہ اس لنگر خانہ میں روٹیاں تمام تر ان مشینوں کے ذریعہ ہی پکائی جائیں گی ۔ ان میں سے ہر مشین فی گھنٹہ چھ سے آٹھ صد تک روٹیاں تیار کرے گی ۔ ان مشینوں کی خرید پر ۷۵ ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ ان میں مشینوں کو ربوہ لانے اور انہیں لنگر خانہ میں نصب کرنے اور اطمینان بخش طریق پر چلانے کے اخراجات شامل نہیں ہیں ۔ یہ مشینیں چلیں گی بجلی سے اور ان میں روٹیاں سوئی گیس کے ذریعہ پکیں گی ۔ اگر بجلی کی رَو مسلسل آتی رہی ۔ اور بجلی کے نظام میں کوئی خلل واقع نہ ہوا تو امید ہے کہ امسال ان مشینوں کی وجہ سے حسبِ ضرورت روٹیاں تیار کرنے میں سہولت رہے گی ۔

خود کار مشین بنانے کی تیاری

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مزید بتایا کہ یہ مشینیں ابھی پوری طرح خود کار نہیں ہیں ۔ ان میں روٹی گھڑ کر نانبائی ہی لگائیں گے ۔ البتہ ان کے ذریعہ زیادہ تیز رفتاری سے روٹیاں تیار ہو سکیں گی ۔ تاہم آئندہ کے لئے پوری طرح خود کار مشینیں تیار کرنے کا کام بھی جاری ہے ۔ چنانچہ کمپنی مذکور نے ایک خود کار مشین بھی تیار کی ہے ۔ لیکن ابھی اس کی کارکردگی کو زیادہ بہتر اور تسلّی بخش بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ یہ مشین ابھی تجربہ کے مراحل میں سے گزر رہی ہے ۔ کمپنی نے امسال خود کار مشین کا ایک یونٹ بھی بھیجا ہے جس پر اس دفعہ محض تجربہ کے طور پر روٹی پکائی جائے گی ۔ (چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ایسا ہوا) اور کوشش کی جائے گی کہ اگر یہ تجربہ کامیاب ثابت ہو تو آئندہ سال خود کار مشینوں کے ذریعہ روٹیاں پکائی جائیں ۔ لنگروں میں خود کار مشینیں لگ جانے کے بعد انشاء اللہ العزیز وافر مقدار میں روٹیاں تیار کرنے کا مسئلہ حل ہو جائیگا کیونکہ پھر نانبائیوں کی ضرورت باقی نہیں رہے گی ۔ اتنی بھاری تعداد میں نانبائیوں کی فراہمی ایک ایسا مسئلہ بنی ہوئی ہے جس کی شدت میں سالی بہ سال اضافہ ہو رہا ہے ۔

نظامتِ تربیت کا قیام

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے امسال کئے جانے والے نئے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے مزید بتایا کہ امسال حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت " نظامتِ تربیت " کے نام سے ایک نئی نظامت قائم کی گئی ہے ۔ یہ نظامت ایسی جماعتی قیام گاہوں میں جو مساجد سے دُور واقع ہیں ۔ مہمانانِ کرام کے لئے نماز باجماعت کا اہتمام کرے گی ۔ نیز اس سلسلہ میں ان کی رہنمائی کا فرض ادا کرے گی کہ وہ اس للّٰہی جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے کس طرح متمتع ہو سکتے ہیں ۔ " نظامتِ تربیت " کے نام سے محلہ دار الصدر اور محلہ دار العلوم میں (جن میں جماعتی قیام گاہیں واقع ہیں) دو علیحدہ علیحدہ نظامتیں قائم کی گئی ہیں ۔ محلہ دار الصدر کا ناظم تربیت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ گیمبیا کو اور محلہ دار العلوم کا ناظمِ تربیت مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب کو مقرر کیا گیا ہے ۔ ان کے معاون اور مددگار کے طور پر متعدد مربیانِ سلسلہ ، معلمین وقفِ جدید اور طلباء جامعہ احمدیہ کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے ۔

مہمانانِ کرام کی خدمت میں گزارشات

اسی موقعہ پر محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے مہمانانِ کرام کی خدمت میں گزارشات کے طور پر بھی بعض اُمور بیان فرمائے جن کا ذکر کیا جانا دلچسپی کا باعث ہے ۔ آپ نے فرمایا

(۱) مہمانانِ کرام کو چاہیئے کہ ان کی جماعت کے لئے جو قیام گاہ مقرر کی گئی ہے اسی میں قیام فرمائیں کسی دوسری قیام گاہ میں ٹھہرنے کی کوشش نہ کریں ۔ اس کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے بعض قیام گاہوں میں جگہ تنگ ہو جاتی ہے ۔ اس طرح بعض مہمانوں کو تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اور منتظمین کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(۲) ہر مہمان کو چاہیئے کہ وہ جماعتی قیام گاہ میں پہنچنے کے بعد افسر مہمان نوازی سے اپنا کارڈ لے لیں اور اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں ۔

(۳) سپیشل گاڑیوں وغیرہ میں سفر کرنے والے مہمانوں کو چاہیئے کہ وہ ہر طرح سے چوکس اور بیدار رہیں ۔ تاکہ راستہ میں کسی قسم کے نقصان اور ضرر کا احتمال نہ رہے ۔ چوکس اور بیدار رہ کر دعائیں کرتے ہوئے اپنا سفر گزاریں ۔

(۴) علی الخصوص بچوں کی غیر معمولی طور پر حفاظت کریں ۔ سفر کے دوران بھی اور بعد میں بھی ان کا خاص خیال رکھیں ۔

(۵) جماعتی قیام گاہوں میں قیام کے دوران اگر کوئی تکلیف ہو تو اس قیام گاہ کے افسرِ مہمان نوازی سے مل کر انہیں اس سے آگاہ کریں ۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اسے دُور کرنے کی پوری کوشش کریں گے ۔ اگر خدانخواستہ وہ توجہ نہ دیں تو پھر افسر جلسہ سالانہ کو اطلاع دیں تاکہ تکلیف کے ازالہ کے سلسلہ میں ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جا سکے ۔

اہلِ ربوہ اور ان کا جذبۂ شوق

الغرض ۲۳ر دسمبر کو جملہ انتظامات کے پایۂ تکمیل کو پہنچنے کے بعد اہلِ ربوہ بشدت منتظر رہنے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانانِ کرام ملک کے کونہ کونہ سے جوق درجوق والہانہ انداز میں تشریف لائیں ۔ پہلے سے کہیں بڑھ کر تعداد میں تشریف لائیں تا انہیں خود ان کی ہر ممکن خدمت بجالانے کی سعادت نصیب ہو ۔ (چنانچہ دار الصدر کے مرکزی لنگر خانہ میں ۲۳ر دسمبر کی شام سے کھانا پکنا اور تقسیم ہونا شروع ہو گیا ۔ جبکہ دار الرحمت اور دار العلوم کے لنگر خانے ۲۴ر دسمبر کی شام سے چالو ہو گئے ۔

ایک طرف تشریف لانے والے مہمان اور دوسری طرف اہلِ ربوہ کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا عالم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضل و رحمت کا ایک عظیم بالشان نشان ہے جو جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر سال پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ رونما ہو کر ہمارے ایمانوں کو تازہ اور ہمارے خدمتِ اسلام کے عزائم کو پختہ سے پختہ تر کرتا چلا آرہا ہے ۔ اس عظیم بالشان نشان کو ہم ان بابرکت ایام میں ایک دفعہ پھر رونما ہوتے دیکھا ۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ بدر کی اشاعت کے لئے ہر ممکن تعاون کرے !

قسط اول

دُنیا میں احمدیّت کا اثر و نفوذ

تقریر مکرم مولوی محمّد کریم الدین صاحب شاہد بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۰ء

اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَأْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ

(انبیاء آیت ۴۵)

سامعین کرام! تحریکِ احمدیت کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت رکھی گئی۔ اور اس کے قیام کی غرض وغایت یہ ہے کہ ایک طرف مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح کر کے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا انتظام کیا جائے اور دوسری طرف صحیح اسلامی عقائد کا عملی نمونہ بن کر دنیا کے غلط عقائد و اعمال کی اصلاح کی جائے۔

جس زمانے میں تحریکِ احمدیت کا قیام ہُوا وہ قرآن مجید کی آیت کریمہ ظھر الفساد فی البرّ و البحر کی منہ بولتی تصویر تھا۔ اور اب تک بھی ہم مختلف زبانوں کی مختلف آوازیں اپنے کانوں میں پڑتی سُنتے ہیں، جو دہریت و الحاد کی غماز ہوتی ہیں۔ کبھی تو ہم کارل مارکس کی یہ آواز سُنتے ہیں کہ Religion is the opium of people اور کبھی ہم نطشہ (Nietsche) جیسے طاقت کے پرستار سے یہ سُنتے ہیں کہ "God is dead, God died of his pity for man." خدا مر گیا ہے۔ اور خدا کی موت انسانوں پر رحم کی وجہ سے ہوئی ہے۔

اہلِ مغرب نے طاقت و استیلا، "خودی و انانیت" کے درمیان خدا اور مذہب کو حائل دیکھا تو اس کا وجود ہی ختم کر ڈالا۔ اور اہلِ مشرق مذہب کے نام پر افسانہ خوانی میں لطف پا کر افیونیوں کی طرح عمل سے بے نیاز ہو کر بیٹھ گئے۔

اور اس وقت تو موجودہ دنیا کا یہ عالم ہے کہ ایک کہتا ہے کہ تہذیب و تمدّن، امن و آشتی، حق و انصاف کا خیال رکھو۔ تو دُوسرا چلّا اٹھتا ہے تم کہاں کے بھلے مانس ہو ؎

پردۂ تہذیب میں غارتگری، آدم کُشی
کل روا رکھی تھی تم نے مَیں روا رکھتا ہوں آج

چنانچہ مولانا ابو الکلام آزاد نے اپنی کتاب "تذکرہ" کے صفحہ ۱۱ میں اس زمانہ کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ:-

"مذہب کے دوکانداروں نے جہل و تقلید اور تعصّب و ہوا پرستی کا نام مذہب رکھا ہے اور روشن خیالی و تحقیقِ جدید کے عقل فروشوں نے الحاد و بے قیدی کو حکمت و اجتہاد کے لباس فریب سے سنوارا ہے نہ مدرسہ میں علم ہے، نہ محرابِ مسجد میں اخلاص، اور نہ میکدے میں رندانِ بے ریا۔"

دہریت و الحاد کی رو میں بہہ کر بگڑی ہوئی اِس دنیا کی اصلاح کا کام یقیناً بہت مشکل تھا۔ لیکن سنّت اللہ بھی کچھ اسی طرح جاری ہے کہ ہمیشہ الٰہی تحریکیں مخالفانہ ماحول ہی میں پلی بڑھی ہیں۔ اور آخر کار کامیاب ہوتی رہی ہیں۔ اِسی سُنّۃ اللہ کے مطابق جماعتِ احمدیہ نے بھی مخالفانہ ماحول میں اپنی راہیں ہموار کیں اور دُنیا میں ایک عظیم الشان رُوحانی انقلاب پیدا کر کے نفوذ حاصل کیا۔ اور اس کا یہ اثر و نفوذ بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ جبکہ خود حضور علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ:-

"مَیں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں، اور خدائے تعالیٰ کے فضل اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک مَیں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دُنیا اپنی سچّائی کی تحتِ اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشّان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے۔ اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳)

ایک طرف احمدیت کے اثر و نفوذ کے متعلق حضورؑ کی یہ یقین دہانی ہے۔ اور دوسری طرف اس وقت تک کے مخالفین کی سر توڑ کوششیں ہیں جنہوں نے اس چھوٹی سی جماعت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہا۔ مگر اُن کی سب مخالفانہ کاوشیں رائیگاں گئیں۔ ابتدائی دَور میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی وغیرہ کو اپنے آپ پر بڑا گھمنڈ تھا کہ وہ اس جماعت کا وجود ختم کر دیں گے لیکن وہ اپنی تمنّا اپنے ساتھ ہی بڑی حسرت کے ساتھ اپنی قبروں میں لے گئے۔ دوسرے دَور میں مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری احراری لیڈر نے بڑے طمطراق سے احمدیت کی تباہی کا منصوبہ بنایا مگر آج "مجلسِ احرار" کا وجود عنقاء ہے اور احمدیت ایک تناور درخت بن چکی ہے۔ پھر ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں "اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن" اس جماعت کو نیست و نابود کرنے کے لئے جاری کی گئی۔ مگر یہ منظم مخالفانہ کارروائیاں بھی سمندر کے جھاگ کی مانند غائب ہو گئیں اور آج جماعت کا اثر و نفوذ سارے عالم میں ہو چکا ہے، جس کا ہمارے مخالفین کو بھی اعتراف ہے۔ اس سلسلہ میں مَیں صرف ایک ہی حوالہ پر اکتفاء کرتا ہوں۔

جناب عبدالرحیم اشرف صاحب مُدیر المنبر لائلپور جماعت کے ایک اشد ترین مخالف ہیں وہ اپنے پرچہ المنبر ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء میں اس حقیقت کا اعتراف یوں کرتے ہیں کہ:-

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی۔ مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری۔ مولانا محمد حسین بٹالوی۔ مولانا عبدالجبار غزنوی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری۔ اور دوسرے اکابر ..... لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کوششوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہُوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہُوا وہاں ان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنسدان ربوہ آتے ہیں اور دوسری جانب ۱۹۵۳ء کے عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش میں ہے کہ اس کا ۱۹۵۶ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو۔"

اس اعترافِ حقیقت پر چودہ سال کا عرصہ گزر رہا ہے۔ اس عرصہ میں جماعت کس قدر ترقیات کی منازل طے کر چکی ہے اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ صرف تحریک جدید ہی کا بجٹ اس سال یعنی ۱۹۷۰ء میں قریباً ساٹھ لاکھ کا ہے دوسرے صدر انجمن احمدیہ وغیرہ کے تمام چندہ جات کا مجموعی بجٹ دیکھا جائے تو خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ قریباً ایک کروڑ روپے کا جماعتی بجٹ ہے۔ اور یہ بات ایک ادنیٰ تدبّر سے بھی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اگر یہ سلسلہ برحق نہیں ہے تو خدا تعالیٰ کیوں اس کا حامی و ناصر ہے؟ اور اسے روز بروز ترقیات سے نواز رہا ہے اور اس کے مخالفین و معاندین کو قعرِ مذلت میں گرا رہا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

یہ فتوحاتِ نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہیں بشر سے، کیا یہ مکّاروں کا کار

الغرض جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان کامیابی اور ترقی اور دوسری طرف مخالفین اور دشمنوں کی ناکامی و نامرادی دُنیا میں اس کے اثر و نفوذ کا ایک ٹھوس اور ناقابلِ تردید ثبوت ہے، جس سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق جماعتِ احمدیہ کو ہر میدان میں کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی۔ خواہ وہ امتیازی عقائد کا میدان ہو۔ یا عملی نمونہ اور فعّالیت اور بین الاقوامی حیثیت کا۔

مسئلہ وفاتِ مسیح

چنانچہ جماعت کے امتیازی مسائل میں سے ایک مسئلہ "وفاتِ مسیح علیہ السلام" کا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ کو قرآن مجید سے معقول دلائل کے ساتھ ثابت فرمایا تو علماءِ وقت نے آپ کے خلاف مخالفت و تکفیر کا ایک طوفانِ بے تمیزی برپا کر دیا اور اسی بناء پر

جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم کے نئے پہاڑ توڑے گئے۔ حالانکہ برہان و دلیل کو جبر و تشدد سے ردّ نہیں کیا جا سکتا۔ اور سچائی اپنا اثر ضرور دکھلاتی ہے۔ اور دلوں میں جگہ پاتی ہے۔ یہی جماعت احمدیہ کے اثر کے تحت ہوا۔ کہ وہی مولوی جو حیات مسیح کو ایک طے شدہ مسئلہ خیال کرتے تھے جس کو اسلام کا ایک اہم عقیدہ سمجھتے تھے اور جس کو مدار کفر و ایمان گمان کیا جاتا تھا، جب جماعت احمدیہ کے پیش کردہ دلائل قاطعہ اور زبردست استدلال کے سامنے عاجز آگئے تو کہنے لگے کہ مسیح علیہ السلام کی حیات و ممات کا ہمارے عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ سید حبیب صاحب اپنی کتاب "تحریک قادیان" میں لکھتے ہیں:-

"غرض حیات مسیح ابتداء سے مختلف فیہ مسئلہ رہا ہے۔ اور ایسے لوگ مرزا صاحب سے بہت پہلے موجود تھے جو مسیح کی موت کے قائل تھے۔ ...... لیکن جیسے کہ میں عرض کر چکا ہوں حیات و ممات مسیح کے متعلق ہر مسلمان مطالعہ کے بعد اپنی دیانت دارانہ رائے قائم کرنے میں آزاد ہے۔ اس کی یہ رائے نہ اس کو کافر بنا سکتی ہے نہ مومن۔"

(تحریک قادیان صفحہ ۱۶۷)

اسی طرح سید سلیمان صاحب ندوی وفات مسیح کے بارے میں امام ابن حزم کا مذہب بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر سید مرحوم سے پہلے بھی کچھ علماء اس مسئلہ میں ان کے ہم آہنگ گزرے ہیں۔ اور آج کل جو لوگ اس مسئلہ کو کفر اور اسلام کا معیار بنا رہے ہیں، وہ افراط و تفریط میں مبتلا ہیں۔"

(معارف۔ مارچ ۱۹۳۰ء)

ان کے علاوہ بہت سے علماء نے خواہ وہ بلاد عربیہ میں ہوں یا ہند و پاکستان کے، جماعت احمدیہ کے اس موقف و نظریہ کی تائید میں تحریرات جاری کئے ہیں۔ اور اب تو تعلیم یافتہ طبقہ کی ایک کثیر تعداد حیات مسیح کے عقیدہ کو ترک کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ اور سعید ارواح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ سہ

نزدیکی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریگی مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن

مسئلہ نسخ فی القرآن

اسی طرح جماعت احمدیہ کا ایک امتیازی مسئلہ یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی کسی بھی آیت کو منسوخ نہیں سمجھتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "الحق" مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۹۱ میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

"علماء نے مسامحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنی کا ناسخ قرار دیا ہے لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔"

جب جماعت احمدیہ نے اس عقیدہ کی اشاعت کی تو علماء اپنی حسب عادت بہت برافروختہ ہوئے۔ کئی جگہ اس مسئلہ پر مباحثات ہوئے اور جماعت احمدیہ کو "یہود" قرار دیا گیا چنانچہ مصر کے ماہوار رسالہ "المعرفۃ" بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۵۱۳ میں ہمارے خلاف ایک مضمون لکھا گیا جس میں تحریر ہے:-

"یمنعون النسخ فی الشریعۃ الاسلامیۃ فیتقرّبون بذٰلک الی الیہود"

یعنی قادیانی لوگ شریعت اسلامیہ میں نسخ سے انکار کرکے یہودیوں کے قریب ہو گئے ہیں۔

لیکن آج جماعت احمدیہ کے اثر و نفوذ کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا آہستہ آہستہ اسی کے پیش کردہ حقائق کو اپنانے پر مجبور ہو رہی ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء کے قریب جامعہ ازہر کے ایک مشہور عالم نے تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"القول بالنسخ فی ھٰذہ الآیات یتضمن الاعتراف بالتناقض"

(رسالہ الدعوۃ المحمدیۃ صفحہ ۱۶ مطبوعہ ۱۳۵۲ ہجری)

یعنی ان آیات میں نسخ ماننے کا مطلب یہ ہے کہ ان آیات میں تناقض ہے۔ حالانکہ قرآن تناقض سے مبرا ہے۔

اسی طرح اخبار "الجمعیۃ" دہلی نے اپنے شمارہ مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۶۳ء میں "رفتار ادب" کے زیر عنوان مولانا محمد مالک شیخ الحدیث کی کتاب "اصول تفسیر" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:-

"ناسخ و منسوخ کی بحث میں بہت کچھ فروگذاشت کی گئی ہے اور حق یہ ہے کہ قرآن کریم میں کوئی آیت منسوخ نہیں۔"

یہ تبدیلی اور انقلاب محض جماعت احمدیہ کے اثر کی وجہ سے ہے

ہر قوم میں نبی آئے

جماعت احمدیہ قرآن مجید کی واضح تعلیم کے نتیجہ میں یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ دنیا کی ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے نبی۔ رشی مُنی اور اوتار آئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے اس فیض سے کوئی بھی قوم محروم نہیں رہی۔ خواہ وہ قوم ہندوستان کی ہو یا چین کی یا جاپان کی یا ایران وغیرہ کی۔ اس اصل کے تحت جماعت احمدیہ حضرت کرشن جی مہاراج کو بھی خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ نبی یقین کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گذرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰)

جب حضورؑ نے یہ اعتقاد ظاہر فرمایا تو مسلمانوں نے آپ پر پھبتیاں کسیں اور کفر کے فتوے دئیے کہ مرزا صاحب (نعوذ باللہ) ایک کافر کو نبی کہتے ہیں لہٰذا خود بھی کافر ہیں۔ اور باوجود واضح قرآنی ارشاد کے مخالف مولویوں نے اس اعتقاد کو جماعت احمدیہ کے خلاف ایک وجہ اشتعال بنا لیا۔ لیکن زمانے کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اب جماعت احمدیہ کے زیر اثر ہی مسلمانوں کا سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ اس معقول عقیدہ کو جو دراصل اتحاد بین الاقوام کا زبردست اور زرّیں اصول ہے۔ بلاجھجک اپنا رہا ہے۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی نے "کرشن بیتی" کے نام سے ایک پوری کتاب ہی لکھ ڈالی ہے جو ۱۹۱۷ء میں ہلالی پریس دہلی سے شائع ہوئی۔ اس کے صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے:-

"ہندوستان میں جس قدر اوتار اور راہنما گزرے ہیں اُن سب میں سری کرشن باعتبار صفات گوناگوں ممتاز تھے۔"

اسی طرح دورِ جدید کے تعلیم یافتہ مولوی محمد اجمل خان صاحب ایم۔ اے نے اپنی کتاب "نغمۂ خداوندی" کے صفحہ ۲۰ پر تحریر فرمایا ہے:-

"حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرّہٗ نے اپنے ملفوظات میں نہایت احترام سے سری کرشن جی کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا عبدالباریؒ نے بھی اکثر فرمایا ہے کہ سری کرشن جی کے جو حالات ہیں ان کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ وہ ہندوستان کے نبی ہوں۔ اس لئے کہ نص صریح لکلِ قوم ھاد آیت قرآن کریم کا منظریہ بتاتا ہے کہ ہر ملک و قوم میں ایک نبی ضرور بھیجا گیا ہے۔ اور ہندوستان کا اس نظریہ سے مستثنیٰ ہونا بعید از قیاس ہے۔"

اسی طرح "جام جہاں نما" لکھنؤ کے ایڈیٹر سید افقر موہانی کا ایک نوٹ "کرشن اور اسلام" کے عنوان سے اخبار تیج کرشن نمبر مورخہ ۱۰ر اگست ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا جس میں وہ لکھتے ہیں:-

"میرے خیال میں وہ (کرشن جی) برگزیدہ اوتار تھے۔ اور دنیا کی ہدایت کے لئے مامور من اللہ ہو کر ظاہر ہوئے تھے۔ ان کا تقدس اور احترام دنیا کے ہر متنفس پر یکساں واجب ہے۔"

عجیب بات ہے کہ یہی بات جب جماعت احمدیہ نے پیش کی تو وہ دنیا کی نظروں میں قابل ملامت بن گئی تھی۔ لیکن جماعت کے اثر و نفوذ کے نتیجہ میں جب دوسرے مسلمان اسی بات کو بیان کرتے ہیں تو روشن خیال کہلاتے ہیں۔ ہم اس پر اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ سہ

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

حالانکہ قرآنی ارشادات اصولی طور پر یہی ہیں کہ نہ صرف حضرت کرشنؑ ہی بلکہ دنیا کی ہر قوم میں خدا کے ہادی و راہنما آتے رہے ہیں۔ اور اسی بناء پر جماعت احمدیہ ان تمام مصلحین کی اسی طرح عزت کرتی ہے جس طرح ایک سچے رسول کی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا ہے۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آتی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(تحفہ قیصریہ)

(باقی)

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا پانچواں دو روزہ سالانہ اجتماع

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ طلہا کا پیغام سورۃ البقرہ کی سترہ آیات حفظ کرنیکی تلقین

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمان پر کتاب "یاد رکھنے کی باتیں" حفظ کرنے کی تاکید

اجتماع میں حفظِ قرآنِ کریم اور دلچسپ تقریری مقابلہ

رپورٹ مرتبہ مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان

الحمدللہ کہ ناصرات الاحمدیہ قادیان کا پانچواں سالانہ اجتماع بتاریخ ۵-۶ دسمبر دو روز منعقد ہونے کے بعد بخیر و خوبی ختم ہوا۔ دو دنوں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ہماری درخواست پر اجتماع کی صدارت فرمائی۔ اور اپنے خطاب سے نوازکر بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور ضروری ہدایات دیں۔ مقامی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات بکثرت تشریف لائیں اور نہایت خاموشی اور دلچسپی سے بچیوں کے جلسہ کی کارروائی سنتی رہیں۔

پہلے روز کا پروگرام

پہلے روز کا پروگرام اڑھائی بجے دوپہر شروع ہوا۔ ... روز بچیوں کے گروپ کی بچیوں کا پروگرام تھا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ امۃ الحی تحسین نے سورۃ البقرہ کی سترہ آیات کی زبانی کی۔ اس کے بعد عہد نامہ ناصرات الاحمدیہ دوہرایا گیا۔

پیغام حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا پُر لطف پیغام پڑھ کر سنایا۔ (پیغام کا متن اسی صفحہ پر ملاحظہ ہو) یہ پیغام موٹے کاغذ پر نہایت عمدہ چھپوایا گیا اور جلسہ کے اختتام پر ہر بچی کو دیا گیا کہ وہ اسے گتے پر لگا کر رکھیں اور بار بار ان نصائح کو پڑھیں اور اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

پیغام کے بعد پانچ بچیوں نے مل کر ناصرات الاحمدیہ کا ترانہ پڑھا

ہم اسلام کا اونچا پرچم کریں گی
کہ دنیا پہ دیں کو مقدم کریں گی

پھر خاکسار نے گزشتہ دو سال کی ناصرات الاحمدیہ کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بچیوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے اس اجتماع کو کامیاب کرے اور جو غرض اس اجتماع کی ہے وہ پوری فرمائے آپ نے کہا ابھی ابھی حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا پیغام پڑھا گیا ہے۔ اس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کا جو اقتباس دیا ہے اس کے مطابق خدا کرے تم پوری کوشش سے عمل کرنے والی ہو۔ مجھے خوشی ہے کہ الحمدللہ حضور ایدہ اللہ کے فرمان پر ناصرات الاحمدیہ کی نو سے سولہ سال تک کی تمام بچیوں نے سورۃ البقرہ کی سترہ آیات حفظ کر لی ہیں۔ صرف آٹھ سال یا اس سے چھوٹی بچیوں کے ساتھ کوشش جاری ہے۔ اب انشاءاللہ جلسے کے بعد "یاد رکھنے کی باتیں" لجنہ مرکزیہ کی طرف سے جلد چھپوا دی جائیں گی اور اگلے اجتماع سے قبل ہماری ناصرات کی بچیوں نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے پیغام کے مطابق یہ کتاب حفظ کرنی ہے۔ اس کے بعد آپ نے بچیوں سے کہا کہ تم ہر سال اجتماع کے لئے صرف تین سورتیں قرآن مجید کی حفظ کرتی ہو لیکن اس سال میں سیکرٹری صاحبان گروپ ... کو کہتی ہوں کہ وہ پورا سال یہ سلسلہ جاری رکھیں اور ایک سورۃ کے بعد دوسری حفظ کروائیں۔ انشاءاللہ اگلے سال سالانہ اجتماع پر دونوں گروپس کی ان تین تین بچیوں کو انعام دیا جائے گا جنہوں نے صحیح حفظ کے ... سے زیادہ سورتیں حفظ کی ہوں گی۔

آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک قرآن مجید ناظرہ و باترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ قادیان کی ناصرات میں سے نصف سے زیادہ لڑکیاں قرآن مجید باترجمہ پڑھ چکی ہیں اور باقی علیحدہ علیحدہ کلاسوں میں پڑھ رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضور کے ارشادات کی طرف بھی بچیوں کو توجہ دلائی اور کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کا نظام عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے اور ہم ہمیشہ حضور کی ہر تحریک پر ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر عمل کرنے والیاں ہوں۔

مقابلہ حفظِ قرآن کریم

نظم کے بعد بڑے گروپ کے حفظِ قرآن کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس گروپ کے لئے تین سورتیں حفظ کرنے کے لئے مقرر تھیں۔ سورۃ الکوثر۔ سورۃ الکافرون۔ سورۃ النصر۔ اس مقابلے میں اکیس لڑکیوں نے حصہ لیا۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق

اوّل۔ امۃ الرؤف بنت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
دوم۔ بشریٰ پروین بنت سعید احمد صاحب موہلی
سوم۔ رفعت سلطانہ بنت بشیر احمد صاحب گھڈیالیاں

تقریری مقابلہ چھوٹا گروپ

اس کے بعد چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ معیار اول (دس سے بارہ سال تک کی لڑکیوں کا) اور معیار دوم (آٹھ سے دس سال تک کی بچیوں کا) معیار اول کیلئے حسب ذیل عنوان مقرر تھے

۱۔ سچائی
۲۔ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا
۳۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بچیوں نے خوب جرأت اور دلیری سے تقاریر کیں۔ ججوں کے فیصلہ کے مطابق

اوّل۔ فضیلہ عزت بنت بشیر احمد صاحب ناصر
دوم۔ امۃ الکریم کوثر بنت بشیر احمد صاحب و منصورہ بیگم بنت محمد دین صاحب بدر
سوم۔ امۃ المجید نصرت بنت چوہدری محمد احمد صاحب قرار پائیں۔

معیار دوم کے تقریری مقابلہ کیلئے حسب ذیل

پیغام حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

برموقع سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ قادیان ۱۹۷۰ء

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✣ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ناصرات الاحمدیہ قادیان! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپ کا یہ سالانہ اجتماع آپ کو بہت بہت مبارک ہو اور ترقی کی راہ پر آپ کا قدم آگے ہی آگے جائے۔

ناصرات کے اجتماع کی غرض صرف تقریر یا سکھانا اور ان کے مقابلے کروانا ہی نہیں اصل غرض ناصرات کی یہ ہے کہ اس عمر میں ان کی دینی تعلیم ہو جائے۔ اپنے عقائد اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں۔ تا جب وہ بڑی ہوں تو اپنے بنیادی مسائل کے وہ دلائل جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائے ہیں پیش کر سکیں۔ گزشتہ سال اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا تھا:-

"میں نے اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کیلئے ایک نیا پروگرام تجویز کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ بچیوں (یا ناصرات الاحمدیہ) کی عمر دین کے لحاظ سے ذہانت اور فراست کی عمر نہیں بلکہ حافظہ کی عمر ہے۔ اسلئے ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی بچیوں کے حافظہ کی تھیلیاں ان جواہرات سے بھر دیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر ہم تک پہنچائے ہیں۔ اس کے لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ ان خزائن کے جو بنیادی حصے ہیں ان کے متن کی ایک کتاب تیار کی جائے اور یہ حوالے بچوں اور بچیوں کو ازبر کرائے جائیں۔

میں نے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیم سے کہا ہے کہ وہ اس سال دسمبر کے آخر سے قبل متن کی یہ کتاب تیار کر دیں اور آئندہ سال ہمارے سب بچوں اور بچیوں کو یہ کتاب حفظ ہو جانی چاہیئے"

(الحمدللہ یہ کتاب شائع ہو گئی ہے۔ اس کا نام "یاد رکھنے کی باتیں" ہے)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا:- "اس سال دسمبر تک آپ میں سے ہر ایک کو سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات حفظ ہونی چاہئیں اور آئندہ سال آپ کو متن کی وہ کتاب حفظ ہونی چاہیئے جو تیار کی جا رہی ہے" (رسالہ مصباح ۶۹ء)

میں امید کرتی ہوں کہ حضور کے ارشاد کے مطابق تمام ناصرات سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کر چکی ہوں گی اور اس اجتماع کے بعد سے ان کی توجہ اپنے حافظہ کی تھیلیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جواہرات سے بھرنے کی طرف ہو جائے گی اور آپ کی نگران اس سلسلہ میں آپ کی پوری مدد کریں گی۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حقیقی معنوں میں ناصرات بنائے۔ آپ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے عشق ہو۔ آپ کی روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم پر لبیک کہنے کیلئے تیار ہو۔ آپ میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمانبردار ہو۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو پورا کرنے میں اپنی سعادت سمجھیں احمدیت اور اسلام کیلئے آپ کے دلوں میں غیرت ہو۔ کوئی فعل آپ ایسا نہ کریں جو جماعت کے وقار کے منافی ہو۔ اپنے علم و عمل سے اور اپنی عادات و کردار سے آپ حقیقی ناصرات ثابت ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین

والسلام
خاکسار
آپ کی مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۱۴ / ۱۱ / ۷۰

عنوان رکھے گئے

۱- نماز

۱- اطاعت والدین؟

اس مقابلے میں:-

اوّل - صاحبزادی امۃ الرؤف بنت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

دوم - ہبیرہ خاتون بنت بدر الدین صاحب

سوم - شمیم اختر بنت عبد اللطیف صاحب گیانی

آئیں - معیار اوّل کی تقریر کے لئے تین منٹ اور معیار دوم کے لئے دو منٹ وقت مقرر تھا۔

اس کے بعد چند چھوٹی بچیوں نے مل کر نظم:- ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے پڑھی اور پہلے دن کا پروگرام پانچ بجے شام بخیر و خوبی ختم ہوا۔

اجتماع کا دوسرا روز

اجتماع کے دوسرے روز کا پروگرام ۲½ بجے نصرت گرلز سکول میں زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ہوا۔ ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبرات تشریف لائی تھیں۔ آج کا سارا پروگرام بڑے گروپ کا تھا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ امۃ الرحمٰن بنت بشیر احمد صاحب خادم نے سورہ بقرہ کی سترہ آیات کی زبانی خوش الحانی سے کی۔ اس کے بعد عہد نامہ دوہرایا گیا۔ اور عزیزہ ریحانہ اور فرزانہ بنت مرزا محمود احمد صاحب نے نظم پڑھی۔

مقابلہ حفظ قرآن کریم

اس مقابلہ کے لئے سورہ الضحیٰ، سورہ انشراح اور سورہ التین مقرر تھیں۔ سات لڑکیوں نے مقابلہ میں حصہ لیا۔ فیصلہ کے مطابق

اوّل - امۃ الرحمٰن بنت بشیر احمد صاحب خادم

دوم - عائشہ بیگم بنت مولوی محمد یوسف صاحب

سوم - بشریٰ صدیقہ بنت منظور احمد صاحب حیمہ

تقریری مقابلہ بڑا گروپ

اس کے بعد بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا جس میں ۱۱ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ مقابلہ کافی سخت تھا کیونکہ ہر ایک نے ایک دوسرے سے بڑھ کر بولنے کی کوشش کی۔

اوّل عزیزہ مبارکہ بنت بشیر احمد صاحب ناصر

دوم امۃ اللطیف بنت عبد الرحیم صاحب سندھی

سوم بشریٰ صدیقہ بنت محمد صادق صاحب ننگلی قرار پائیں۔ اس مقابلہ کے لئے پانچ منٹ وقت مقرر تھا۔

تقسیم انعامات

ججوں کے فیصلہ کے مطابق اوّل دوم سوم آنے والی لڑکیوں کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے انعامات دئے گئے۔ علاوہ ازیں بعض بالکل چھوٹی بچیوں نے حفظ قرآن کریم اور تقاریر میں بہت نمایاں حصہ لیا تھا ان کی حوصلہ افزائی کیلئے سپیشل انعامات دئے گئے آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے انعام پانے والی بچیوں کو مبارکباد دی۔ عہد نامہ دوہرانے کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ابتدائی ادائیگی کرنیوالے مخلصین کی فہرست

نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں اپنی قربانیاں پیش کرنے کے وعدے کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں ایفاء وعدہ کی توفیق بخشی ہے اور ان کے وعدوں کی ابتدائی ادائیگی کی برابر اطلاعات آ رہی ہیں اور رقوم بھی مرکز میں پہنچ رہی ہیں۔ دسمبر کے تیسرے ہفتہ تک جن احباب کی رقوم مرکز میں پہنچ چکی ہیں ان کی فہرست ۲ ذیل میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے اور وعدوں کی باقی رقم جلد ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

یہ فہرست بغرض اطلاع و دعا، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے

ناظر بیت المال آمد قادیان

اسمائے گرامی	جماعت	وعدہ	رقم موصولہ
مکرم شیخ علی احمد صاحب	ظہیر آباد	۵۰۰	۲۰۰
" محمد عبد الغنی صاحب	چنت کنٹہ	۵۰۰	۲۰۰
" سیٹھ محمد اسماعیل صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" ڈی کے محی الدین صاحب	بمبئی	۵۰۰	۲۰۰
" مولوی شریف احمد صاحب امینی	"	-	۵۰
" عبد الباری صاحب	"	-	۲۵
" ٹی کے سلیمان صاحب	"	-	۵۰
مکرمہ اعجازی بیگم صاحبہ	شاہجہانپور	-	۵۰
مکرم حوالدار محمد بشیر صاحب مع خاندان	گوا	۵۰۰	۲۰۰
" سیٹھ محمد ادریس صاحب از طرف خاندان مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل مرحوم	یادگیر	۵۰۰	۲۰۰
" نذیر احمد صاحب ہوڈری	"	۵۰۰	۲۰۰
مکرمہ الحاجہ رسول بی بی صاحبہ منجھلی سیٹھانی	"	۵۰۰	۲۰۰
جماعت احمدیہ	"	۵۰۰	۱۷۰
مکرم محمد یوسف صاحب زیروی	گلبرگہ	۵۰۵	۵۰۵
" سید مدار صاحب	شیموگہ	۵۰۰	۲۰۱
" صدیق امیر علی صاحب	سوگرال	۵۰۰۰	۲۰۰۰
" صدیق اشرف علی صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ	"	۵۰۰	۲۰۰
مکرم ایم اے رشید صاحب	منجیشور	۵۰۰	۲۰۰
" مولوی محمد ابو الوفا صاحب	کالیکٹ	۵۰۰	۲۰۰
" ایم کے محمد بشیر صاحب	سنار گھاٹ	۵۰۰	۲۰۰
" عبد الرشید صاحب ٹیلر	کھدرواہ	۵۰۰	۲۰۰
" عبد القدیر صاحب ٹیلر	"	۵۰۰	۲۰۰
" عبد الرحمٰن خاں صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" ماسٹر رحمت اللہ صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" سید وزارت حسین صاحب	اورین	۵۰۰	۲۰۰
" سید علام الدین صاحب مع اہلیہ	سونگڑہ	۵۰۰	۲۰۰
" سید منظور احمد صاحب	بھوبنیشور	۵۰۰	۲۰۱
" مرزا شبیر علی بیگ صاحب	مانکا گوڑا	۲۰۰۰	۱۰۰۰
" سیٹھ محمد معین الدین صاحب	حیدر آباد	۵۰۰۰	۲۰۰۰
" احمد عبد الحمید صاحب	"	۵۰۰	۳۰۱
" عبد الحمید صاحب انصاری	"	۵۰۰	۲۰۰
" محمد مسعود احمد صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" محمد احمد صاحب غوری	"	۵۰۰	۲۰۰

اسمائے گرامی	جماعت	وعدہ	رقم موصولہ
مکرم شرف الدین احمد خاں صاحب	حیدر آباد	۵۰۰	۲۰۰
" میر احمد افضل صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" ارشاد حسین صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" سیٹھ رشید احمد صاحب	"	۲۰۰۰	۵۰۰
اہلیہ محترمہ " "	"	۵۰۰	۲۰۰
" سید جہانگیر علی صاحب فلک نما	"	۵۰۰	۲۰۰
" مرزا شریف احمد بیگ صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" عبد الرزاق صاحب منگلوری	بمبئی	۵۰۰	۲۰۰
" سیٹھ نثار احمد صاحب مع خاندان			
سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم	یادگیر	۲۰۰۰	۵۰۰
" محمد رفیق صاحب	مدراس	۵۰۰	۲۰۰
" حسن ابراہیم صاحب	"	۱۰۰۰	۱۰۰۰
" غلام محمد خاں صاحب ولد عظمت اللہ خان صاحب	کیرنگ	۱۰۰	۱۰۰
" شیخ سلیم الدین خاں صاحب	"	۱۰۰	۵۰
مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ منشی خاں صاحب	"	۲۰	۲۰
مکرم سلامت اللہ خاں صاحب	"	۶۰	۳۰
مکرمہ اہلیہ مطلب محمد صاحب	"	۴۵	۴۵
مکرم شیخ محمد صدیق صاحب	کرڈاپلی	۱۰۰	۵۰
" غلام ابراہیم صاحب مع اہلیہ	کینڈرہ پاڑا	۵۰۰	۲۰۰
" پی احمد صاحب	پینگاڈی	۵۰۰	۲۰۰
" ایس وی قمر الدین صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" ایم ابراہیم صاحب	"	۵۲۵	۲۲۵
" پی عبد السلام صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" ڈاکٹر منظور احمد صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" محمد جہانگیر صاحب	کلکتہ	۵۰۰	۲۰۰
" غلام مسیح صاحب مع برادران	بھدرک	۲۰۰۰	۵۰۰
" محمد علی شاہ صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰

اعلان نکاح

عزیزم ماسٹر عبد الحکیم صاحب ولد خواجہ عبد الکریم صاحب ڈار کا نکاح مورخہ ۲۶ اکتوبر (۱۹۷۰) کو ایکہزار روپے حق مہر پر محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبد الرحمان صاحب ڈار مرحوم کے ساتھ آسنور میں خاکسار نے پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کئے گئے ہیں۔

خاکسار

عبد الواحد سابق مبلغ جموں و کشمیر

قادیان میں عید کی قربانیوں کیلئے

دوست جلد اطلاع دیں!

حسب سابق اِس سال بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر بیرون جات کے احباب جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ اُن غائب کے ذمّہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کر سکتے ہیں۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوادیں تا کہ انتظام میں سہولت رہے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت کم از کم ۶۰/- روپے ہے۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

زکوٰۃ کے بارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

"زکوٰۃ کیا ہے؟ يُؤْخَذُ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَ يُرَدُّ إِلَى الْفُقَرَاءِ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی امداد کی جائے۔"

(براہین احمدیہ)

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے"

(کشتیٔ نوح)

نظارت ہذا کی طرف سے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے صاحب نصاب دوستوں کی خدمت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے انفرادی خطوط تحریر کئے گئے تھے۔ اور یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ بعض احباب نے زکوٰۃ کی رقوم بر وقت ادا فرما دی ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جن احباب نے ابھی تک زکوٰۃ ادا نہیں فرمائی اُن سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درویش فنڈ

میں آپ جو رقوم ادا فرماتے ہیں وہ درویشوں سے آپ کی محبت اور فرض شناسی کی بھی آئینہ دار ہیں اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاداتِ گرامی کی تعمیل بھی ہے۔ آپ نے اس فنڈ میں سالانہ ادائیگی کے جو وعدے فرمائے ہوئے ہیں ان کا جائزہ لیکر وعدہ کی باقی رقم جلد ارسال کر کے ممنون فرمادیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ادارِیہ بقیہ صفحہ (۲)

موانع کے سبب گو اُن برکات سے براہِ راست تو حصّہ نہیں پا سکے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور حضور کی مقدس زبان حقیقت ترجمان سے حضور کے کلماتِ طیبات سُن کر حاصل ہو سکتی ہیں۔ (جیسا کہ حاضر الوقت احباب کو ہوئی ہیں) خدا کرے کہ جس طرح ان جلسوں میں ظاہری طور پر شریک ہونے والوں کی تعداد امسال پہلے کی نسبت بڑھ کر رہی ہے۔ اِسی طرح احبابِ جماعت کے ایمانوں اور قربانیوں میں بھی اضافہ ہو۔ اور ان سب کے حق میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعا ہمیشہ ہی بارگاہِ قدسی میں مقبول ہوتی رہے ؎

اُٹھتا رہے ترقی کی جانب قدم ہمیش
ٹوٹے کبھی تمہاری نہ ہمّت خدا کرے

آمین یا ارحم الراحمین۔

منظوریٔ ممبران

مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۰-۵۱ ہش (۱۹۷۱-۷۲ء) کے لئے مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کے لئے مندرجہ ذیل ممبر منظور فرمائے ہیں:-

(۱) خاکسار مرزا وسیم احمد
(۲) مکرم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل
(۳) " ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔
(۴) " سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب۔
(۵) " سیّد اختر احمد صاحب اورینوی۔
(۶) " شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

دورہ مکرم سیّد بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

مکرم سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید مہاراشٹر۔ میسور۔ آندھرا۔ کیرالہ۔ اور مدراس کی جماعتوں میں وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی اور حصول وعدہ جات کی غرض سے مورخہ ۳۰ فتح بمطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۷۰ء سے بمبئی سے دورہ شروع کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران و مبلغین کرام اور احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے دورہ کو کامیاب بنانے میں اپنا پورا تعاون پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۷۹ واں للّٰہی جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ آخر ۱)

الوظبی، جزائر فجی ؛ بھارت اور متعدد دوسرے ممالک شامل ہیں۔ جزائر فجی، انڈونیشیا، ماریشس یمن، یوگنڈا، تنزانیہ، نائیجیریا اور گھانا کے ... زیادہ طلباء کے علاوہ ... جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج میں زیر تعلیم ہیں) اور پہلے ہی سے ربوہ میں مقیم ہیں۔ امسال جو احباب بیرونی ممالک سے تشریف لائے ان میں اٹلی کے محترم ڈاکٹر محمد عبد الہادی کیوسی۔ ہالینڈ کے مکرم عبد العزیز زہاگن۔ سوئٹزرلینڈ کے مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب خلیل اور ان کی جرمن نژاد اہلیہ صاحبہ محترمہ، امریکہ کے مسٹر محفوظ یوٹیا، اور مسز آمنہ یوٹیا، اور نائیجیریا کے محترم الحاج ابوبکر ایڈوگبے کو کوئی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ محترم ڈاکٹر محمد عبد الہادی کیوسی صاحب اٹلی کے وہ نامور فاضل ہیں جنہیں قرآن مجید کا اسپرانٹو زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے اور ان کا یہ ترجمہ بفضلہ اللہ تعالیٰ یورپ میں بے انتہا مقبول ہوا ہے۔ آپ مغربی جرمنی میں رہائش پذیر ہیں اور وہیں سے ربوہ تشریف لائے اسی طرح نائیجیریا کے الحاج ابوبکر ایڈوگبے کو کوئی نائیجیریا کے فیڈرل کیپٹل لیگوس کی ٹاؤن کونسل میں ایک ممتاز عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ نائیجیریا کے سابق مبلغ انچارج محترم مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مرحوم کے زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اب تو آپ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ میں شامل ہیں قبول احمدیت کے ابتدائی زمانہ میں آپ مجلس خدام الاحمدیہ لیگوس کے نہایت سرگرم اراکین میں سے تھے۔ اور ایک خادم کی حیثیت سے آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ یہ دونوں اصحاب اور ہالینڈ کے مسٹر عبد العزیز زہاگن قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے کے بعد ربوہ تشریف لے گئے اور وہاں کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہوئے۔

امریکہ۔ مغربی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ اور نائیجیریا کے ان احباب کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس ہالینڈ سے، محترمہ بیگم صاحبہ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی، مکرم ڈاکٹر طاہر ... صاحب ابن محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم مع اہلیہ صاحبہ و بچگان اور مکرم محمد حسین صاحب ساجد مع فرزند امریکہ سے۔ مکرم منور احمد صاحب ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی۔ اور مکرم ڈاکٹر قاضی ظفر محمود صاحب وغیرہم انگلستان کے مختلف شہروں سے۔ اسی طرح مکرم شیخ رشید احمد صاحب مع اہلیہ حبیبہ بیگم صاحبہ و فرزند عزیز عطاء الرب زمبیا سے۔ مکرم آدم صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب ایاز۔ مکرم سعید احمد صاحب نون مع اہلیہ طاہرہ صاحبہ تنزانیہ سے۔ مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید انور شاہ صاحب مرحوم و بیگم صاحبہ مکرم سید انور شاہ صاحب مرحوم کینیا سے۔ مکرم عبد الغنی ہمایوں صاحب یوگنڈا سے۔ مکرم عبد الخالق مہتہ سعودی عرب سے۔ مکرم میجر ڈاکٹر محمد خان صاحب عدن سے۔ مکرم دلاور خان صاحب الوظبی سے۔ اور مکرم اے۔ ایس خان صاحب فجی سے خاص جلسہ کے موقع پر ربوہ تشریف لائے۔ ایران اور عرب ریاستوں اور بعض دیگر ممالک سے بھی احباب خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

پھر دنیا میں پھیلی ہوئی اقوام شرق و غرب کے وہ ہزاروں اور لاکھوں احباب بھی جلسہ میں روحانی طور پر شامل تھے جو موانع قویہ کی وجہ سے ہزاروں میل کا سفر کر کے اس بابرکت موقع پر ربوہ پہنچ کر جلسہ میں شمولیت سے قاصر ہیں لیکن ان کی روحیں تڑپ رہی ہیں کہ انہیں بھی اتنی وسعت اور استطاعت نصیب ہو کہ وہ بھی اس مقدس و مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ تاہم ان میں سے سینکڑوں احباب نے اس موقع پر اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تاروں اور کیبل گراموں کے ذریعہ جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد اور سلام کا ہدیہ پیش کرنے اور دعا کی درخواست کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان میں امریکہ۔ یورپ۔ افریقہ اور ایشیا کے متعدد ممالک کے احباب شامل تھے۔ جن ممالک کے احباب نے مبارکباد اور دعا کے تار ارسال فرمائے ان کے نام درج ذیل ہیں :۔

امریکہ :۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا۔

یورپ :۔ انگلستان۔ مغربی جرمنی۔ ہالینڈ۔ سپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ ڈنمارک۔ سویڈن اور ترکی۔

افریقہ :۔ نائیجیریا۔ گھانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا۔ سیرالیون۔ گیمبیا۔ کینیا۔ تنزانیہ۔ یوگنڈا۔ زمبیا اور ماریشس۔

ایشیا :۔ انڈونیشیا۔ ملائشیا۔ جاپان۔ جزائر فجی۔ برما۔ سیلون۔ بھارت۔ ایران۔ کویت اور (سفینۂ حجاج)

اسی طرح قادیان سے ۱۵۹ احباب جلسہ کے موقع پر محترم چوہدری سعید احمد صاحب کی سرکردگی میں بصورت قافلہ شریک جلسہ ہوئے۔ علاوہ ازیں پچاس کے قریب احباب بھارت کے مختلف حصوں سے انفرادی طور پر تشریف لے جا کر جلسہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ اس طرح مجموعی طور پر امسال انڈیا سے ۲۰۹ احباب شریک ہوئے۔

الغرض مختلف امصار و دیار اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک سے احباب نے کثیر تعداد میں تشریف لا کر جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی اور وہ اس کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہوئے اس طرح یہ خدائی بشارت کہ دُور دور جگہوں اور مقامات سے مختلف اقوام کے لوگ بکثرت آئیں گے امسال بھی بڑی آب و تاب سے پوری ہو کر ہزاروں ہزار احباب کے لئے ایمانی قوت کو بڑھانے کا موجب ہوئی اور وہ خدائی وعدوں کی مسلسل تکمیل پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے ÷

(باقی)

درخواستِ دُعا

عرصہ تین چار ماہ سے خاکسار کی طبیعت مختلف عوارض کے سبب علیل چلی آرہی ہے۔ اعصابی کمزوری کے ساتھ ضعفِ شدید کی عام تکلیف رہتی ہے۔ ڈاکٹروں نے ہائی بلڈ پریشر تشخیص کیا ہے۔ اس کے لئے مجوّزہ ادویہ استعمال کی جا رہی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ خاکسار کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں تا صحت و تندرستی کے ساتھ دین کی زیادہ خدمت کر سکے۔

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" فون نمبرز { 23-1652 / 23-5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، و ذارع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ آفس و فیکٹری : ۱۰ پر بھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۷۔۳۲۔۲۴

★ شو روم : ۳۱/ب لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۴۰۱۔۳۴

★ تار کا پتہ : گلوب ایکسپورٹ GLOBE EXPORT